Regd. No. B 102

جلد ۲ | بمبئی ۔ دوشنبہ ۷ شوال المکرم ۱۳۱۸ھ مطابق ۲۸ جنوری ۱۹۰۱ع | نمبر ۳

مقدمۃ الجیش

ڈچ کبھی غارت بھی ہونگی

شروع جنگ مین ڈچ ٹروپ کی تعداد ساٹھ ہزار بتائی گئی تھی ۔ جن کو صرف گہوڑون کی ٹاپون سے روند ڈالنے کو گورنمنٹ بالکل ڈیڑھ لاکھ فوج بہیجنی تھی ۔ پھر رفتہ رفتہ ڈچون کی تعداد گہٹتی گئی مگر تماشا یہ ہے کہ ان کی تعداد گہٹتی نہ تھی جتنی ولایتی فوج ان کی جگہ بہیجنی پڑی ۔ بڑی مشکل سے خدا خدا کرکے یہ خوشخبری سننے مین آئی کہ اب ڈچون کی تعداد صرف ۱۰ ہزار رہ گئی ہے ۔ اسکو سنتے ہوئے چار پانچ مہینے ہو گئے ہر لحظہ ہے کہ چار پانچ مہینے مین ڈچون کا بالکل صفایا ہو جائیگا اور جشن تاجپوشی سے پہلے ہی شادیانے بج جائینگے ۔ مگر

وائے قسمت

کہ ان کم بختون کی تعداد کسطرح گہٹتی ہی نہین سمجھ مین نہین آتا کہ یہ قصہ کیا ہے کہ انگریزی توپین برابر چلی جا رہی ہین اور وہ کسطرح غارت ہی نہین ہوتے ہمارے مخالف تو اس سے یہ سمجھتے ہونگے کہ انگریزی فوج ہی نا قابل ہے مگر خیر یہ تو ان کا حاسدانہ خیال ہے لیکن اصل بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ ہر دفعہ اندازہ مین ہی کسر رہجاتی ہے ۔ چنانچہ مسٹر اسٹیڈ ریویو آف ریویوز کے ایڈیٹر نے بہی اس معاملہ پر بحث کی ہے لکہا ہے کہ جو دس ہزار کبہی ختم نہ ہونگے ۔ پہر وہ لکہتے ہین کہ اندازہ مین صریح غلطی ہے ۔ ابہی تو بے شمار ڈچ باقی ہین ۔ کیونکہ لڑنیوالون کے علاوہ کئی ہزار ڈچ زراعتی کیاری مین مشغول ہین اور کئی ہزار ڈچ گہر کے کام سے پڑے ہین ۔

جرمنی جوش کیون ترقی پذیر ہے

ایک عرصہ سے ہم دیکہ رہے ہین کہ جرمنی بعض معاملات مین الجہی جنگا دہینگی کر بیٹہا ہوا ہے گو ابہی تک کوئی ایسا ہی نہین ہوا سکی دفعہ ہماری بہادر گورنمنٹ سے بہی الجہ چکا ہے ۔ وہ تو یون کہو کہ ہماری بہادر گورنمنٹ ٹال کر گئی کہ جلد خبر جانے بہی دو اپنا ہی بچہ ہے اسکے جوش کی نسبت یہ حیرت تہی کہ آخر اس مین ایسی کہان کا پارہ بہر گیا ہے جو انگلستان جیسی باعظمت سلطنت کو بہی آنکہین دکہائی جاتا ہے ۔ کہ اوس کی تمام رعایا جنگ کے لئے اوس کو ابہارتی ہے وہ کہتی ہے کہ کوئی بہی مقابلہ مین آجائے مگر دنیا مین ضرور جنگ ہونی چاہیے ۔ اور اوسکا ابہار نا نہین ہے کہ خلاف خواہش کسی جگہ وہ خاص علاقہ گرانبار ہے اور ... کہا ہے جیسی ...

بڑے دنوں کی بڑی شکست

سمجھ مین نہین آتا کہ ڈچون کے جنگی افسر خدا جانے کونسی سیفی کے عالم مین ہین کہ اس کمزوری اور بے سروسامانی پر بھی ایک آدھ کھیپ ایسی مار لیجاتے ہین کہ اگر ہماری شجاعت پیشہ افسرون کی زبان سے بھی بے ساختہ واہ واہ نکل جاتی ہو تو کچھ عجب نہین سابدولت کو اون ناہنجارون پر غصہ بھی آتا ہے۔ حیرت یہ ہوتی ہے کہ وہ کم بخت ہان کون بلا۔ ان کی حرکتون سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ آدمیت کی ان کو ہوا بھی نہین لگی۔ عین کرسمس مین غلہ مارنا بھلا یہ آدمیون کا کام ہے یا وحشیون کا؟ ہماری بہادر فوج تو خاص خاص موقعون پر خود اس خیال سے درگذر کرجاتی ہے کہ ان کم بختون کو آدمی سمجھتے ہے اور خوف خدا کھاکے یہ چاہتے ہین کہ انکو بھی تھوڑا بہت آرام ملجائے مگر وہ نامعقول اس بات کی ذرا بھی پروا نہین کرتے وہ جو کہتے ہین کہ دشمن سوئے نہ سونے دے وہ ظالم خود بھی کٹتے ہین مرتے ہین اور ہماری بہادر فوج کو بھی دقت مین ڈالدیتے ہین بڑے دن کا موقعہ دیکھو اور ان کی اوچھل کود دیکھو دونون فریق ایک ملت و مذہب کے بندے ایک تھیلی کے چٹے بٹے۔ رنگ روغن بو باس۔ چہرا مہرا سب یکسان فرق صرف اتنا ہے کہ ہماری قوم سنجیدگی اور تہذیب کی پوٹ ہے اور وہ سراسر وحشت و بدمانسی کی پوٹ۔ مگر وحشت کا آسنا ہی مقتضا بہت ہے کہ لڑنے مرنے کے لیے اندھیرے اوجالے۔ ندی نالے کیچڑ پانی خشکی تری۔ صبح شام اونچ نیچ۔ خندق کھائی بھوک پیاس۔ تیاری بیتیاری وغیرہ وغیرہ کا کچھ خیال [illegible]

مبارک نامبارک

موقعہ اور اچھے برے وقت کا بھی خیال ہو ہماری جنگی افسرون کی آدمیت دیکھو کہ بڑے دن کو انھون نے مبارک دن (عید) سمجھا اور یہ خیال کیا کہ ناسزا ڈچون کو قتل و خون سے آج تو دست کش رہنا چاہیے مگر افسوس کہ انھون نے یہ نہ چاہا۔ عین بڑے دن کی بڑی رات کو وحشت کے جوش مین آکے اچھا خاصا واقعہ کر گئے ہمارے بہادر سپاہی جو پچھلی فتوحات کی خوشیان منانے کو تھے وہ منانے سے پہلے ہی خاک مین ملاگئے۔

اوس حسرت بھری روداد اور افسوسناک واقعہ کی بنیاد یہ ہے کہ ہماری فوجون نے جنرل ڈیوٹ کو پکڑنے کے لیے گھیرا ڈالنے کی تجویز کی ادہر ادہر ڈیرے خیمے قایم کردیے اور چھاؤنیان ڈالدین جنرل ڈیوٹ نے جب یہ نظام دیکھا تو بڑا گھبرایا کہ اب بچنا محال ہے جدھر بھاگون گا ادھر ہی انگریزی فوج گلا گھونٹنے کو تیار ہو جاویگی یہ اس خیال سے پریشان تھا کہ ہماری فوجی افسران نے بڑے دن کی خوشی منانے اور دو چار دن آرام لینے کی غرض سے جنگی کارروائی ملتوی کردی۔ جنرل ڈیوٹ نے اس موقعہ کو غنیمت سمجھا اُسنے سوچا کہ جو ہو سو ہو ایک زور تو کرو اگر نہیں گھیرا تو دل کی حسرت یونہی رہ جائے گی۔ اُس کی فوج تو یہی چاہتی تھی کہ بڑے دن کی تقریب سے خود بھی آرام لے اپنے جانورون کو بھی آرام پہونچائین تاکہ کچھ تو دل خوش ہوجائے اُسنے کہدیا کہ بیوقوف کچھ پروا ہون گے لیے [illegible] ہین او جو خوشی منادیگے [illegible] کی مناو گر اگر خوشی منانی ہو تو کوئی [illegible]

تازہ فتح

حاصل کرو پہلے جو فتحین حاصل کر چکے ہو انکی کیا خوشی کیونکہ وہ تو سب باسی ہوچکین نئی خوشی کے لیے تازہ فتح چاہیے۔ غرض اُس نے اپنی فوجکو ایسا جوش دلایا کہ تمام فوج کمربستہ ہوگئی۔ اور جنرل ڈیوٹ روانہ ہوگیا پہلے تو اُسنے مقام ہیلڈرن پر دھاوا مارا وہان کرنل ولسن کی فوج خاموشی کی حالت مین پڑی تھی وہ خاموشی اس وجہ سے نہ تھی کہ چولین ڈھیلی ہوگئی تھین بلکہ اس وجہ سے کہ دوسرے ہی دن انگریزی عید تھی جنرل ڈیوٹ جونھی قریب پہونچا تو وہ بڑے دن کو خیرباد کہکے مقابلہ کے لیے اُٹھ کھڑی ہوئی۔ جب ہماری فوج تیار ہوکر سامنے آگئی تو پھر بیچارا ڈیوٹ کیا کرسکتا تھا فوراً اُس نے اپنی فوج کو تتربتر کردیا۔ تھوڑی دور پر اُس نے پھر اپنی فوجکو جمع کیا اور مقام کنڈلی پر دھاوا مارا وہان تین انگریزی جنرلون کی فوجین پڑی تھین انھون نے اس کو گھیر لیا وہان تیار ہی تھی اگئی بھاگا بلکہ تینون جنرلون کا ڈٹ کے مقابلہ کیا مگر تھوڑی ہی دیر مین پاؤن اوکھڑ گئے اور کنی کاٹ کر یہ صاف نکل گیا کرنل ایلیٹ کی فوجی دستے لیے انکی تلاش مین پھر رہے تھے وہ بھی اُس مقام پر پہونچ گئے جہان سے ڈیوٹ مقام لانگبرگ کی طرف بھاگ گیا تو یہ بھی پیچھے روانہ ہوئے۔ یہانسے وہ مقام ڈیڑھ سو میل کے فاصلہ پر تھا بھاگم بھاگ کل راستہ تین روز مین طے کرلیا آخر لانگبرگ کے قریب پہونچ گئے اور فوراً ہی جنگ کی تیاری کردی جنرل ڈیوٹ نے ان سے بھی ...

خوب مقابلہ کیا

لیکن پہر نکل بہاگا اُس کو متواتر دو شکستین ملین ۔ لیکن خدا جانے وہ کس خمیر کی گہڑت ہے کہ بجائے شکستہ دل ہونے کے اُسکا جوش دوگنا ہو گیا اس وقت اس کے پاس کل سترہ سو فوج تہی اور اسنے یہ ٹہان لی کہ اگر آج رات کو فی الحقول فتح نہ حاصل کرے تو پہر جینا ہی بیکار ہے انگریزی فوج تو بڑے دن کی خوشی منا رہی ہے اور میری فوج بچکر اب کہان رہے گی غرض اسی وقت اسنے فوج جمع کی اور کوچ کر دیا پچہلی رات کو یہ مقام ٹونفونٹین پر پہونچگیا ۔ یہ پہاڑی مقام ہے اور راستہ ایسا بنا ہے کہ دفعتہ اکیلا آدمی کا بھی اوپر پہونچنا بڑا کٹہن ہے مگر ہماری فوج اُسمیان کے ساتہ اوپر پہونچ چکی تہی اور تہوڑی فوج نیچے نگرانی کے لیے رہ گئی تہی ۔ فوجی افسر نے سب کو ہوشیار کر دیا تہا کہ دیکہو غافل نہ ہونا عجب نہین جو آج ہی رات کو ڈیوٹ آ پڑے پر خدا کی شان کہ پچہلی رات کو کوچ جا ہی پڑے اور ایسی صفائی اور خاموشی کے ساتہ پہاڑ کی چوٹی پر پہونچ گئے کہ اوپر کی فوج کو تو کیا نیچے کی فوج کو بہی ذرا آہٹ نہ معلوم ہوئی اوپر پہونچتے ہی اُنہون نے دے شروع کر دی ہماری بہادر فوج نے بہی چونک کر مقابلہ تو خوب کیا مگر آنکہون مین نیند بہری تہی نتیجہ یہ ہوا کہ ڈیوٹ نے کل فوج کو ایک ایک کر کے کاٹ پہینکا اُسکے بعد آہستہ آہستہ اُترے اور نیچے کی فوج پر جا پڑے ۔ اس مین صرف پچاس سپاہی بہاگنے مین کامیاب ہو سکے باقی کچہ مرے اور گرفتار ہوئے ۔

پہر سلگ اُٹہی

خدا جانے جنگ ٹرانسوال کی بنیاد کس منحوس گہڑی مین پڑی تہی کہ کسی طرح وہ اُکہڑنے کا نام ہی نہین لیتی ۳ مہینے ہوئے کہ تمام بیدار مغزان انگلستان نے بلا شک اندازہ لگا لیا تہا کہ ڈچون مین اب بالکل دم نہین رہا زیادہ سے زیادہ تین مہینے اور وہ دہرکا لیلی کر لین گے مگر اب تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ڈچون مین سال دو سال کا پہر دم پیدا ہو گیا ۔ کیونکہ جنرل ڈیوٹ نے جو بڑے دن کی رات کو ایک بڑا میدان مار لیا تو جنرل بوتہا بہی گرما گیا ۔ بڑے دن سے ایک ماہ پیشتر جو اسے فوج جمع کرنے مین ناکامی ہوئی ۔ تو وہ بہی کلیجہ مسوس کے مایوس بیٹہ رہا تہا لیکن جنرل ڈیوٹ کی فتحیابی سے یہ ایسا گرمایا کہ اسنے کہدیا اب تو مین زمین کے قلابے آسمان سے ملا دونگا اور تمام ڈچون کو گہیر گہار کے آخری زور کے لیے میدان مین لے آؤن گا اور جو خوشی سے نہ آئے گا تو اسکو زندہ درگور کر دونگا ۔ چنانچہ اسنے فوراً ڈچون کے لیے یہ اعلان نافذ کر دیا ہے کہ جو ڈچ انگریزی فوج کے مقابلہ کے لیے ہچکچائے گا تو قید کر لیا جائے گا اور اُسکے بال بچون کو بہی یہ سزا دیجائے گی کہ جاڑے ہوتے موسم مین اُن کو گہرون سے نکال لیا جائیگا تاکہ وہ میدانون مین اور پہاڑون مین مارے مارے پہرین اور سردی کی شدت سے اینٹہ کر رہجائین ۔ ٹہٹر جانے کی سزا سنکر ڈچ بہت گرما گئے ہین اور اپنا ساز و سامان ٹہیک کر رہے ہین معلوم ہوتا ہے کہ اب جنرل بوتہا جہان تک جلد ہو سکے جنگ کا پہلا ساز بجا جلوہ گیا ۔

ہندی مسلمانون کی عالی ہمتی

چندہ حجاز ریلوے

نام	مقام	رقم	معرفت
مرزا وارث علی بیگ صاحب سوار رامپور لانسر ۔	ستو افریقہ	[illegible]	مرزا وارث علی بیگ صاحب
محمد عبد الغفار بیگ صاحب سلوتری رجمنٹ پونہ ہارس ۔	"	[illegible]	
حافظ حسن رضا صاحب سوار رجمنٹ رامپور لانسر ۔	"	[illegible]	"
عبد الرحیم خان صاحب سوار پٹیالہ امپیریل لانسر ۔	"	[illegible]	"
رسالدار امیر رجمنٹ پونہ ہارس	"	[illegible]	"
نبی بخش صاحب رجمنٹ ۱۰ بنگال لانسر ۔	"	[illegible]	"
امام الدین صاحب رجمنٹ ۱۰ بنگال لانسر	"	[illegible]	"
محمد حسین صاحب لاہوری ملازم افسر کمانڈنگ صاحب ۔	"	[illegible]	"
فیض الرحمن صاحب کلکتہ	"	[illegible]	
محمد سرفراز علی صاحب ۔	قصبہ [illegible]	[illegible]	
محمد صاحب	"	[illegible]	محمد [illegible]
عبد اللہ صاحب	"	[illegible]	"
غلام حسین صاحب	"	[illegible]	"
فضل علی صاحب	"	[illegible]	
عبد الرحمن صاحب	"	[illegible]	
سید احمد صاحب	"	[illegible]	
محمد حسین صاحب	"	[illegible]	
میزان		[illegible]	
رقم سابقہ		[illegible]	[illegible]
میزان کل		[illegible]	

سنہ ۱۹۰۲ء کے کرتوت (۲)

(۷) انگلستان اور کابل مین راہ و رسم بدستور قایم رہیگی۔ امیر حبیب اللہ خان والاشان ملا جان سے گورنمنٹ انگلستان کو جان نثار بنے رہین گے۔ حد سے یہ بات کی کوشش تو بہت کریگا کہ کسیطرح امیر صاحب میری طرف ٹوٹ آئین لیکن وہ ناکام رہیگا۔ (۸) روسی جاسوس اپنی جاسوسی مین کامیاب ہونگے۔ ہر طرح کی روک ٹوک اور نگرانی پر بھی وہ کابل اور تبت مین حشرات الارض کی طرح پھیل جائینگے۔ اور چند افغان سردارون کو سبز باغ دکھا کے امیر صاحب سے منحرف کرا دینگے جسکی وجہ سے امیر صاحب اندیشہناک پیچیدگیون اور جنجال مین پھنس جائینگے۔ لیکن پھر اپنی پولیٹکل تدابیر سے صاف نکل جائینگے (۹) روس کو جب ہر طرح ناکامی ہوگی تو وہ عقدہ دوسرے طرح سے بات چیت کریگا۔ خزانہ دیکھ کے امیر صاحب کی رال ٹپک پڑیگی۔ مٹھی مین لانے کے لیے روس سے پولیٹکل رعایتین دیدینے کا وعدہ کرلینگے۔ اور جب انکا مطلب پورا ہو جائیگا تو اپنی فوج وغیرہ کا معقول انتظام کرکے روس کو دھتا بتا دینگے۔ اور ایسا انگوٹھا توڑ جواب دینگے کہ روس غصے کے سے گھونٹ پیکر رہجائیگا۔ اور کابلی فوج کی تیاریان اور امیر صاحب کی آمادگی دیکھکے آتش خون جگر پینے کے اور کچھ نہ کرسکیگا (۱۰) سرزمین کابل کی دخلیابی سے جب روس محروم و مایوس ہو جائیگا۔ پولیٹکل چالون سے ترکی و افغانستان مین پیچ کرادیگا۔ اس فتنہ پردازی سے یہ فائدہ اپنے دل مین متصور کریگا کہ ترکی و افغانستان مین چھڑ جائیگی۔ تو انگلستان کی تمام مسلمان رعایا انگلستان سے بگڑ جائیگی جو دولت عثمانیہ سلطنت کو بابرکت سمجھتی ہے۔ اور خلق اللہ اعلیحضرت سلطان اعظم کو بوجہ

خادم الحرمین الشریفین

کا لقب اختیار کرلیا ہے کہ اپنا خلیفہ برحق سمجھ چکی ہے لہذا اسلامی اصول کے لحاظ سے ان کو قدم پر جان نثار کرنا یہ اپنا فرض سمجھیگی۔ اور اس حالت مین ضرور ہاتھ پاؤن لگائیگی جسکی وجہ سے گورنمنٹ انگلستان طرح طرح کی پیچیدگیون مین پھنس جائیگی۔ اور کچھ نہ ہوگا تو دقت ہی اوٹھانی پڑیگی۔

(ایڈیٹر) روس خان کا یہ منصوبہ بالکل شیخ چلی کا سا خیالی پلاؤ ہے۔ ہندی رعایا اب جاہل نہین رہی۔ انگریزی تعلیم اور انگریزی آزادی کی برکتون سے مسلمان رعایا کا بہت بڑا حصہ فیضیاب ہو چکا ہے۔ اور وہ دہشت مشت اور لپاڈگی سے کوسون بھاگتا ہے۔ اور حاکم وقت کے مقابلے کو قریب قریب کفر کے سمجھتا ہے۔ گورنمنٹ بھی چند پہلوؤن سے امتحان کرکے پورا اطمینان حاصل کرچکی ہے۔ اول تو خدا چاہے ایسی کشمکش کا موقع ہی گورنمنٹ نہ آنے دیگی۔ اور اگر آبھی گیا تو مجکو یقین کامل ہے کہ تمام مسلمان "ما را چہ ازین قصہ" کہکے اس قضیہ کو گاؤ خورد کردینگے۔ روس خان ہندی مسلمانون کو شاید روسی مسلمانون کیطرح حبشیہ سمجھے ہونگے لاحول ولاقوۃ۔ وہان کے مسلمانون کا جوش اسلیے ابھی تک قایم ہے کہ روسی پالیسی انکے حق مین ہمیشہ ظالمانہ رہی۔ اور ہندی مسلمانون کے جوش پر اسوجہ سے پانی پھر گیا کہ انگریزی گورنمنٹ کی پالیسی ہمیشہ منصفانہ رہی جسکی وجہ سے مسلمان رعایا ہمیشہ خوش و خرم رہی۔ مگر ان وجوہات سے روس مایوس ہو تو ہم اور ایک دلیل سے اسکو ٹھنڈا کرسکتے ہین۔ اور وہ یہ ہے کہ انگریزی راج سے پچاس برس پیشتر ہی اسلامی پیشوا ہندی مسلمانون کا رنگ ڈھنگ اور مرجھانے پر بھی تجربہ دیکھ چکے ہین۔

اسلام در کتاب و مسلمانان در گور

اور جب مین اور اب مین تو زمین آسمان کا فرق ہوگیا ہے۔ پہلے زمانے کے مسلمان بقول پیر نیچر ناشائستہ تھے اور اب شائستہ ہوگئے ہین اونمین عاقبت اندیشی کا مادہ پیدا ہوگیا ہے۔ اگر اس دلیل سے بھی زار روس اپنی فتنہ انگیزیون سے ہاتھ نہ دہوئین تو تیسری دلیل اون کے مفسدانہ خیالات کو خاک مین ملانے کے لیے مستعد ہے۔ اور یہ دلیل تازہ بتازہ ہے۔ اور ایسی زبردست ہے کہ ہند کا ہر مسلمان بھی

اسلام در کتاب و مسلمانان در گور

کے فقرہ کو تسلیم کریگا۔ اور گورنمنٹ ہند کا بھی پورا اطمینان ہو جائیگا۔ اور روسی گورنمنٹ کو بھی اپنی شرارتون کی کارروائی سے جھینپنا پڑیگا۔ وہ دلیل یہ ہے کہ جدہ حجاز ریلوے کی نسبت غور کرلیا جاوے کہ ہند کے مسلمانون نے اسمین کیسی بلند حوصلگی دکھائی۔ اول تو اس سے دلچسپی ہونے اور ترکی سلطنت کی ہمدردی کرنے کی بڑی وجہ یہ تھی کہ وہ ریل مکہ شریف کے لیے تیار ہو رہا ہے جس سے ہندی مسلمانون کو بھی سفر حج مین آسایش ہوسکیگی اور اگر اسکو اس خیال سے چھوڑ دیا جائے کہ ہر مسلمان کی حیثیت حج کے لایق نہین اور جنکی ہو بھی اونمین سو فیصدی ایک کا خیال بھی اسطرف رجوع نہین کیونکہ دنیا کی دہا چوکڑی سے فرصت نہین۔ مگر خیر مسلمانون مین اگر حمیت اسلامی کا مادہ ہوتا تو وہ یہی سبب لیتے کہ ایک اسلامی سلطنت نے اتنے بڑے کام کا بیڑا اوٹھایا ہے اور دعا ایسا ہو کہ جس سے مسلمانون کو بھی آرام ہو جاوے اور سلطنت کی جڑ بھی مضبوط ہو جائے۔ لیکن کسی کو کچھ خیال نہین۔ باوجودیکہ برٹش گورنمنٹ مسلمانون کو اس کار خیر مین شریک ہونے سے

ہرگز ناخوش نہیں

اگر ہوتی تو ہم سے اس بارے میں ضرور مزاحمت کرتی کیونکہ ہم خدا کے فضل سے اس خدمت کے لیے ایک عرصہ سے کمربستہ ہیں اور کچھ چندہ کی بھیجا بھی چکے ہیں جس کی رسید باضابطہ ہمارے پاس آ بھی گئی اور عربی اخبار المعلومات میں بھی شایع ہو گئی اور اُس کا ترجمہ اخبار وطن لاہور اور وکیل امرتسر اسلامی اخباروں میں بھی شایع ہو چکا۔ گورنمنٹ خود سمجھتی ہے کہ ہماری مسلمان رعایا کا سلطنت عثمانیہ سے سلسلہ قایم رہیگا تو دونوں سلطنتوں کا اتحاد بھی مضبوط رہیگا۔ ہمارے نزدیک تو گورنمنٹ اس سلسلہ سے اس قدر خوش ہے کہ اگر ہندی مسلمان معقول رقم جمع کر کے گورنمنٹ کی معرفت بھجوانا چاہیں تو یہ بڑی خوشی سے وہاں پہونچا وے۔ لیکن گورنمنٹ کی اس رضامندی پر بھی مسلمان رئیسوں کا چندہ دیتے ہوئے دم نکلتا ہے اور [illegible] گورنمنٹ کو خواہ مخواہ بدنام کرتے ہیں کہ وہ ہم سے ناراض ہو جاوے گی اور اسکی ناراضی سے ہماری جاگیروں پر آفت آوے گی۔ ان خیالات سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ہندی مسلمانوں میں جس قدر سربرآوردہ اور دولتمند اشخاص ہیں انکی سلطنت عثمانیہ سے ہرگز ہرگز ذاتی دلچسپی نہیں ہے اور جب انکا یہ خیال ہے تو عوام بیچارے کس گنتی میں رہیں وہ تو ایسے نازک موقع پر منہ سے اُف بھی نہیں نکال سکتے اور ہمارے نزدیک بھی انکے لیے سوائے اس کے کچھ مناسب نہیں کہ وہ دم بخود رہکر جناب باری میں گورنمنٹ انگلستان اور گورنمنٹ ترکی کے اتحاد و ارتباط کی دعائیں مانگیں۔ (ایڈیٹر)

(نوٹ) انگلستان بھی ہندی مسلمانوں کی تشفی و رضامندی کیلئے ترکی سلطنت سے جس قدر ممکن ہو [illegible] کوشش کرتی مگر [illegible]

سلطنت عثمانیہ

کسی مصلحت سے اس سلسلہ کو بہتر سمجھے گی۔ لیکن کھلم کھلا گورنمنٹ انگلستان کی مخالفت کو پسند نہ کرے گی دونوں کی اندرونی ناچاقی کچھ دن رہیگی مگر پھر صفائی ہو جاویگی (۹) آئندہ برطانیہ کے وزیر اعظم لارڈ روزبری ہونگے مسٹر چمبرلین اور لارڈ کچنر بہادر کے بیجا جوش کو لوگ خفیف الحرکاتی سمجھ کے قہقہے اوڑانے شروع کرینگے چلتی پھرتی چھاؤنیوں کا حساب بگڑیگا (۱۰) منجم صاحب کے دیدہ دلیری اور نجوم کا نمود ملاحظہ فرمائیے کہ آپ شاہ عالم پناہ پر بھی معترض آگئے ہیں فرماتے ہیں کہ شاہ عالم پناہ شہنشاہ ہند کے لیے یہ سال نامبارک رہیگا۔ بس آگے کچھ نہیں غنیمت ہے کہ آپ اتنی ہی [illegible] کر کے رہ گئے جوش میں آگے نہ بڑھ گئے۔ (۱۱) شہنشاہ روس و ایران و جرمنی کی صحت بھی اس سال [illegible] (۱۲) یورپ کوئی بڑا نامی اور زوراور شخص یا تو خود [illegible] کے لوٹن کبوتر بن جائے گا یا اور کسی شخص کے دھوکہ کا شکار ہوگا غرض مریگا ضرور (۱۳) مہاراجہ نیپال بھی دشمنوں کی خفیہ سازش سے بیچین رہینگے۔ (۱۴) طاعون ہندوستان سے غارت تو نہیں ہوگا مگر کم ضرور ہو جاویگا اور ادھر کی کسر وہ یورپ کے کسی حصہ میں نکالے گا (۱۵) اس سال تین مشہور ستارے درخشندہ بنگالہ سے غائب ہو جاوینگے (ایک ان میں سے غالباً منجم صاحب ہی ہونگے۔ ایڈیٹر) (۱۶) ہندوستان کے چار نامی گرامی اشخاص کوچ فرما جائینگے اور مہذب دنیا میں سے بھی تین مشہور و معروف آسامیاں [illegible] جائینگی۔ (باقی آیندہ)

ترغیب الجہاد کی ترغیب

ظاہر ہے کہ آجکل خوب بن آئی ہے۔ امیر صاحب مرحوم کے وقت میں تو وہ وہاں پھٹکنے بھی نہ پاتے تھے لیکن اب کابل میں انکا خوب طوطی بول رہا ہے یہ حضرت امیر حبیب اللہ خان کے اوستاد ہیں اور انکا اب بھی ویسا ہی ادب کرتے ہیں جیسا کہ زمانہ تعلیم میں کیا کرتے تھے جبھی تو ملا جی کی دلی حسرتیں پوری ہو رہی ہیں۔ ملا جی میں چونکہ جہاد کا فطرتی مادہ ہے اسوجہ سے انکا ہمیشہ یہی شغل رہا۔ انکے مرید بہت ہیں سبکے کانوں میں مراتب جہاد کا شور پھونک کے ایک انگلی کے اشارے پر یہاں ہماری گورنمنٹ کے مقابلہ میں اودھم کود کرائی اب ان حضرات کو امیر حبیب اللہ خان ملے گا تھوڑا ہے۔ انکی آؤ بھگت اس طور پر کی کہ ملا صاحب غالباً اپنے دل میں یہ سمجھ بیٹھے ہونگے کہ امیر صاحب تو برائے نام ہیں جو کچھ ہوں تو میں ہی ہوں کیونکہ امیر صاحب نے امیر مرحوم و مغفور کا تمام کتبخانہ ملا جی کی نذر کر دیا اور کہدیا کہ والد بزرگوار نے ان کتابوں کا فایدہ اپنے ہی لیے مخصوص رکھا لیکن تم عام لوگوں کو اسکا فیض پہونچاؤ۔ اس کتب خانہ میں بڑا فیض پہونچانے کا رسالہ ترغیب الجہاد ہے جو خاص امیر مرحوم کی جودت طبع اور پولیٹیکل مصلحت کے انشا ہے۔ یہ رسالہ ملتے ہی اور حکم تعمیل پاتے ہی ملا جی کی باچھیں کھل گئی ہونگی۔ بقول شخصے

مرا کیا چاہیے [illegible]

ملا جو شیلا [illegible] گیا ہے اسلامی جوش پھیلانے کا ذریعہ اور حاکم وقت کی حمایت۔ یہ دونوں آرزوئیں امیر حبیب اللہ خان نے اون کی پوری کر دیں۔ انہوں ملا جی گردن پکڑ پکڑ کے اپنے مریدوں کو آگے دہر لینگے۔

معرکہ آرائی

سنہ ۱۹۰۲ء کی پیشین گوئیاں

مولانا پنچ بہادر صاحب ! بنا گڈ مارننگ عرض ہے - جنوری پر مبارک باد مسٹر سنہ ۱۹۰۲ء صاحب آج کی رات کے ٹھیک ساڑھے بارہ بجے چلانگیں مارتے اور لمبی لمبی ڈگیں رکھتے ہوئے ٹرنک کا بقچہ کاندھے پر رکھکر آپہونچے اور جھٹ پٹ آتے کے ساتھ ہی مسٹر سنہ ۱۹۰۱ء سے چارج لیا - سنہ ۱۹۰۱ء صاحب بیچارہ ننگے سونہار پاؤں اپنا بوریہ بستا باندہ اور ٹاٹ پٹر لاد لود کے سیدہے سادہ ملک عدم روانہ ہوئے ان کی کیفیتیں تو سب کو ہی معلوم ہین مگر نئے صاحب بہادر زاد اللہ حسنہ کی چلنگیم کا حال معلوم کرنے کے واسطے جب بندہ پنجاب نے سیکڑوں ہزاروں لاکھوں کروڑوں مراقبہ لگائے تو کہلکر روشن ہوگیا لیجیے آپکو بھی بتائے دیتے ہین اور مندرجہ ذیل پیشین گوئی کیے دیتے ہین -

اس سال میں ۳۶۵ دن ہوں گے اور سارے بارہ مہینے کوئی مہینہ چالیس دن کا ہوگا کوئی ۲۸ دنکا کوئی ۳۱ دن کا اور کوئی تیس کا ہر مہینے مین ۴ ہفتے ساڑھے دو ہفتہ اور دو ہفتہ تک ہوں گے - ایک ہفتہ مین سات (؟) دن تک ہوں گے - مہینوں کے نام - جنوری - فروری - مارچری - اپریلی - مئی رہی - جونری - جولائری - اگستری - ستمبری - اکتوبری - نومبری - دسمبری - اور نصف ماہ ستمبری کا ہوگا - دنوں کے نام :- یکشنبہ - دوشنبہ - سہ شنبہ چارشنبہ - پنجشنبہ - ششش شنبہ - ہفت شنبہ - ہشت شنبہ - نہ شنبہ - دہم شنبہ - سال مین چار موسم ہونگے یکم جنوری سے ساڑھے دس اپریلی تک جاڑا اور گیارہ اپریلی سے چہلے آنتالیس جونری تک گرمی اور پونے انتالیسوین جونری سے بتیسوین اگستری تک برسات اور پہلی ستمبری سے گیارہوین ستمبری تک پھر جاڑا ہوگا پہاڑوں پر خوب برف پڑے گا نرخ غلہ اس سال مین بہت سستا رہیگا گیہوں روپیہ مین چار انہ پنسیری - گھی ۴ سیر دودہ - دہی - پنیر گران - لکڑی اینٹ - پتہر کا بہاو مہنگا ہوگا معمار ڈہونڈہے نہ ملین گے مزدوروں کا قحط ہوگا - پہل اور ترکاری بکثرت پیدا ہوں گے - آم - خربوزہ تربوز - ککڑی - کہیرا - جاڑوں مین اور آلو - کچالو - شفتالو - وغیرہ - گرمی اور برسات مین پیدا ہوں گے - عاشق گران اور معشوق ارزان رہیگی - حسن و جوبن گلی کوچوں مین ٹکے دہڑی بکتا پھرے گا - گرمیوں کہٹمل مچھر اور برسات مین پسو چین نہ لینے دین گے فصلی عوارض کم ہوں گے - مسٹر طاعون بگ صاحب خفظۃ اللہ علے اللہ لوجہ ہندوستان سے کوچ کرکے ٹرانسوال مین پہونچکر چونگی گردن ناپینگے - پنچ بہادر کی اشاعت دو ڈہائی کروڑ تک پہونچے گی اور سب خیر صلاح خیر و عافیت ہے - اور ہم علیہ الرحمۃ بہی انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸ - جنوری کو المورہ سے مرخص ہوکر اپنے پیارے وطن خشو . شریف کو تشریف لیجائینگے والسلام عالم بالصواب -

راقم - منجم ہند -

بقلم - الیس اے احمد - کا زالمورہ

بی بی کمپنی بہائی کہلا بیچی

(پبلک فسکو اطلاع)

ہم نے اخباری دنیا مین ان حضرت کا ضرور نام دیکہا تہا یا نہین اس کا فیصلہ ہمارا حافظہ ٹہیک نہین کرسکتا بمبئی اور کانپور کے تاجروں نے درحقیقت تجارت کو بدنام کردیا ہے کل موخرہ ۹ - جنوری سنہ ۱۹۰۲ء کو ایک خط بیرنگ ہمارے پاس اُن حضرت کا پہونچا جن کا نام آپ نے پیشانی پر ملاحظہ کیا ہم نے اِس خیال سے کہ شاید دفتر پنچ بہادر کا خط ہے (ہم بمبئی پوسٹ آفس کی مہر پڑہ چکے تھے) لفافہ چاک کرکے پڑہا تو واہ واہ اُس کے اندر ایک ورق کا ایک اشتہار ہے جس کے اوپر "ضمیمہ آفتاب گزٹ بمبئی" لکہا ہے اور اُس مین انا پ شناپ اگڑم بگڑم دواؤں کی تعریف لکہی ہوئی ہے - لاحول ولا قوۃ الا باللہ واہ حضرت واہ خوب چالاکی سے اشتہار تقسیم کیا ہے کہ بیرنگ ہی خط اوڑانے شروع کردئے اگر خدانخواستہ کوئی حضرت کے جہوٹے اشتہار بازی پر ایمان لایا اور آپ کی مشتہرہ اشیاء کو سچا سمجھکے منگایا تو نہ معلوم اُس کا کیا حشر ہوگا ختما تقسیم کرنیکے یہ نئی ترکیب ہو ناظرین پنچ بہادر اگر آپکے پاس کوئی گمنام خط بیرنگ آوے اور اُس پر بمبئی پوسٹ آفس کی مہر ہو تو آپ اُسکو اِس کمپنی کا شعبدہ سمجھے گا اور ہرگز اوسکا نقصان نہ اٹہائیگا کیونکہ کہین بہولے سے کچھ منگانہ بیٹھیے گا ہم نے تو سمجھ لیا کہ ایک آنہ مین ہمکو ایک تجربہ حاصل ہوگیا - ہم امید کرتے ہین کہ کل پرچہ پنچ بہادر پر پوسٹ ماسٹر جنرل کی نگاہ سے ضرور گذریگا اور وہ ہماری تحریر پر ضرور بہ افروختہ ہونگے لیکن منشا ہمارا ہین ہم ایسی اُمور پبلک پر ضرور ہی ظاہر کرینگے جسمین اُنکا نفع ہو - راقم ضیغم شیخ حلیم - ازکہنو

کمینون کا دور دورا ہے

جس آفس جس محکمہ مین غور سے دیکھو دو چار کیا دس بیس ذات شریف عہدۂ اعلی پر ممتاز ہین جن کا اطلاق بالکل دنیا سے نرالا ہو نہ کوئی کسپا سین ہے اور نہ کوئی کسیا تیب ہے جسکو دیکھے اپنے نشہ کبر و نخوت مین چور اور آدمیت سے دور ہو رہا ہے۔ علاوہ برین مہتر نادیہ سے تو تم خوب واقف ہی ہو۔ کہ اول درجہ کا متعصب ہے۔ اللہ والون سے ازحد جلتا ہے۔ کہین اوسنے لکڑی ماردی کہ قابل ضمانت نہین تو پہر بنی بنائی بات بگڑ جائیگی۔ اگرچہ مین جانتا ہون کہ آپکے صاحب مہربان والاشان کے حضور مین اسکی کچھ چلتی بنتی نہین۔ وہ صرف پیشہ ستی کا کام دیتا ہے۔ اور چند مرتبہ منہ کی کہا بھی چکا ہے مگر بقول دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد۔ نیش زنی کا خیال ہوتا ہے۔ اور صفائی شہر کا انتظام تسو ایک امر محال ہے حسرت یہ تمہارا خیال ہی خیال ہے جب ایسی ایسی غلاظت پسند میونسپلٹی مین موجود ہون جن کو حرام و حلال حق و ناحق کی تمیز نہین۔ پرلے گدھ کو تم نے دیکھا ہوگا۔ جب کوئی غریب ڈانگر مرا۔ اُسکی ناک مین خوشبو پہونچی۔ اپنے اخوان کو لیکر پہونچا۔ اور اوس بیچارے مردار کو حلال کرکے کہانا شروع کر دیا۔ **مائی ڈیر خانصاحب** مین نے قوم کے لئے اپنی جان دیدی۔ اور امید سے زیادہ کامیابی ہی ہوئی۔ میری یادگار قائم رکھنے کے لئے بہی خواہان قوم نے چندہ جمع کرنا شروع کیا لیکن جانخوردن ز میری نام سے چندہ وصول کرکے خوب خوب مزے اوڑائے۔ میری لائف جو حیات جاوید کے نام سے نامی پریس کانپور مین چھپی ہے اوسمین بہی تعصب سے احباب جنیشنل کانفرنس نے رخنہ ڈال دیا۔ اور میری بے ایمانی دکھلا کر کے قوم کو بدظن کرا دیا

بعض شریر جو میرے نام پر برائی نام فدا ہین نہ جن کے دلمین خوف خدا ہو نہ شرم پیغمبر مگر دنیا کے دکھلانے کو میری اُمت مین اپنے کو بہی خیال فرماتے ہین جن سے سنا ہو کہ ضلع شاہ آباد (آرہ) مین ایک زندی بچہ ملحد نے ایک بزرگ محسن شریف کو اپنے گھر مین بٹھا کے اپنے اخوان الشیاطین کے مجمع مین ہزارون گالیان سنائین۔ اوس مردود کو یہ غیرت نہ آئی کہ مین کسکو نشانہ دشنام بنا رہا ہون **خ** جناب آپ فرما ہی چکے ہین کہ وہ ایک زندی بچہ ہے۔ اگرچہ باپ اوسکا بڑا شریف تہا پر ان کی زمین نے اثر دکھلایا۔ کہ ایک غریب شریف کو جسنے بچہ سے اسوقت تک بچّہ ہی کی طرح اوسکے ساتھ اسطرح پیش آنا کسی وجہ سے تہا۔ وہ صرف دولت مختصرہ کا نشہ اور نا اہالی شرف اور ان بزرگ شریف کی سفلہ پروری کا نتیجہ تہا۔ خیر اوس مردود کو لعنت بھیجئے۔ اسکے طاعون کی نذر ہو جائیگا انشاء اللہ تعالی۔ **ب خانصاحب** آپ کو نوکری ہی کرنا ہو تو کسی اور محکمہ مین کوشش کیجئے۔ اسمین سوائی کوڑا کرکٹ میلے کے کراچیون کے کیا دھرا ہے۔ سوا اسکے آپکو ایسے موذی کی ماتحتی مین رہنا پڑیگا کہ وہ ہر شکایت پہ ناک مین دم اور دم مین ناک کر دیگا۔ بالآخر تکو وہیر اور اوسکو ہادرین پر لاحول پڑھ اور لعنت بھیجکے الگ ہو جانا پڑیگا۔ اوسوقت عوام یہی کہین گے کہ نااہل تہا اسسے یہ کام چل نہ سکا۔ دیکھو دلکو مضبوط کرکے سونچ بچار کے جواب دو۔ اور مستعدی سے کام کرنیکا اقرار کرو تو جلد مین بلانقد ضمانت کے تم کو نوکری دلوا دون۔ آئندہ تمہاری تقدیر **ھان** اب کہتا ہون کہ اگر چند روز دیانت سے کام کرتے تو کوئی جنک پوری بھینسا۔ یا بیاہ پوری گدہا۔ یا خنجر پوری گائی سواری کے واسطے ہی مل جائیگی۔

خ جناب اگر جنک پوری بہینسا مجکو ملتا تو بہت اچہا تہا کیونکہ اس کی ناک بہی چہدی ہوئی ہے ایک ناتہہ مضبوط ڈالکر خوب سواری لیتا۔ **ب خانصاحب** تم بڑے جلد باز ہو ابہی نوکری ہوئی نہین اور ابہی پر کی اوڑانے لگے وہ بہینسا دیکھنے مین دبلا پتلا ہے مگر بلا کا چتلا ہے تم کو کچہ خبر ہی نہین وہ بیلون کو بہی کا ناشتہ سمجھتا ہے۔ چلو نصر من اللہ و فتح قریب۔

صاحب بہادر دل تم بیس روپیہ مشاہرہ پر آج کی تاریخ مقرر کیے گئے اگر کام اچہا کروگے تو دارو غہ بمبولس بنا دیے جاؤگے بس جاؤ منوکرو

خ ناظرین اتنے مین ایک دوسرے **بزرگ صاحب ذات** نظر آئے وہ آہستہ آہستہ میرے قریب آئے اور شانہ کو میرے پکڑ کے اس زور سے ہلایا اور یہ آواز بلند فرمایا ؎

اٹھو اب تو اس خواب خرگوش سے تم
زمانہ کو دیکھو ذرا ہوش سے تم

کہ یک بیک میری آنکھین کہل گئین مین چونک کر ادہر ادہر دیکھنے لگا نہ بزرگ سرفروش کو پایا نہ خانصاحب بہادر کو نہ بزرگ ذات کو بجز اس کے کہ ؎ خواب تہا جو کچھ کہ دیکہا جو سنا افسانہ تہا و کچہ نہ تہا

راقم

پوچھتے کیا ہو کہ دیکھا شب وعدہ کیا کیا
تجھسے تعبیر ہن آئے وہ مرا خواب نہین

بقلم

مجذوب کی بڑ

ہے بہار باغ دنیا چند روز

(یا ایہا الشیخ)

مین کہان ہون ؟ وہ ہی نینی تال ہے اور تم ہو ! اب مین وہان نہین ہون۔ پہر کہان ہو کیا [illegible]

پاگل خانہ ہین - وہ تمہارے دوست پنچ لوگوکو مبارک پھر کہان ہو - میان - تمہین کیا بتائین کہ ہم کہان ہین - لامع النور جلوہ ظہور شاہجہانپور مین نازل ہون - کیا ضلع میرٹھ مین - نہین شہر شاہجہانپور - جہان الٹے ویسون ایسے تیسون کا گزر نہین سوائے - کشمیریون کے اہرہ غیرہ نتھو خیرو گل دو پہر کا - ہیچ ندارد - یہ تو بتاؤ کیا کیا دیکھا - میاںصاحب کیا کہین کیا کیا دیکھا - جو یہان دیکھا وہ دوچار شہرون مین نہین بعض بعض باتین دنیا جہان مین نہین دیکھین بوہیر دیکھ بو بیر ونکا کیمپ دیکھا - شہر دیکھا شہر کا تماشا کیمپ دیکھا - بہادر گنج کا بازار دیکھا - حاجی صاحب کا بیوپار دیکھا - خدا دن دوالی رات جوگئی فرقی کرنے - دیوالی کے جواریون کا اکھاڑہ دیکھا - چوک مین دوہرے سے دوا - تیا نوبارہ دیکھا - کوئی غول ایسا نہ تھا جس مین نصف سے کم مسلمان نہ ہون - سبزمنڈی دیکھی چکلہ کی ایک رنڈی دیکھی - رنڈی کی نہ رنڈی کی دم بکڈنڈی دیکھی - گنیدن لال کا باغ دیکھا - بی چھیا صاحب کا دماغ دیکھا - عزیزن جان کا الو کہار و شہان دیکھا - ایک رند مشرب کو دخت رز کا دشمن جان دیکھا - آمین - منا جان کا نرالا گمان دیکھا - سرو جان کا پڑانی گرہی پرستان بان دیکھا - طوائف کا سامان دیکھا - سبزمنڈی کا تیمیدان دیکھا - دنیا بھر کے جھگڑون کا ٹھیہان دیکھا - کچہ باندھے لٹھ کاندھے پر جبکا جھبرا ہاتھ مین - گھر مین سٹینکی کھانے - ٹیری بی گئین ٹھٹانے کو - برخوردار بہادر چلے اوجاڑخانہ کو - لول میرے تیتر چکیہ ون الٹیا پھیرون - بھئی اوجاڑخانہ کیا - یہ نرالا ترتیب امیخانہ جانڈ و خانہ مدک خانہ قمار خانہ سنا تھا - اوجاڑخانہ نہین سنا - میان چکلا چکلا جہان ہزارون ریاستین اوجڑ گئین اور پہر چکلہ کا چکلا اب سمجھے تمہاری پوچھ مین استاد جی کی رون رون - اور نائکہ جی کی - اون اون خدا نیک توفیق دے - منوگنج کی کچی سرا دیکھی نوجوانون کی ادا دیکھی - مونچھین بڑی بڑی ڈاڑھی صفاچٹ - نہ ہندو نہ مسلمان - پورا پورا - طریقت شیطان - کفر الحد اور شیخ بدلی کا امام باڑہ دیکھا - حاتم حسین کا آسرا سہارا دیکھا گیروگنج مین غلہ کا انبار دیکھا - بیچتہ پل کے درون کو بے شمار دیکھا لوٹ کے اپنا گھر بار دیکھا - چوروجی کا دربار دیکھا - صبح کو دوست آشنا یار اغیار دیکھا - کچہری کی سیر کی - کورٹ آف وارڈ مین کی خیانت دیکھی - کنونمنٹ شاہجہانپور کے غبن کی جانچ پڑتال اعمالون کی شامت دیکھی خدا بچائے - ہم کو تم کو خیر ٹنی ٹال بلا کے لیجیے رخصت -

راقم

بیمار نگین نہ ہون کیونکر کہ رنگ محلہ مین رہتے ہین

بقلم

ذیل ایم کے بی کالا کہانی - از شاہجہانپور

بزم عالم پر مضمون

نہین معلوم دنیا جلوہ گاہ ناز کسکی ہے
ہزارون اٹھ گئے رونق وہی باقی ہے محفل کی

فی الحقیقت جبسے بزم عالم کو اس معشوق حقیقی نے اپنے جلوہ عالم افروز سے زینت دی ہے اس کی رنگینیان عالم بالا سے بھی فوق لیگئین - کیسے کیسے اولوالعزم پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اس بزم عالم مین تشریف لائے اور انہون نے اپنی مشعل ہدایت کی مدد سے اس کو منور کیا - اور کیسے کیسے عارف کامل اولیاء اللہ اس محفل مین آئے - اور انہون نے اپنی بوئے معرفت سے دماغ عالم کو معطر کیا اور کیسے کیسے حسین مہ جبین اس محفل مین زینت محفل ہوئے اور انہون نے اس بزم کو اپنے رخ پرنور کی ضیا سے نوراً علی نور کیا - کیسے کیسے اہل کمال آئے اور انہون نے اپنی صنعتون سے اس بزم مین نئی نئی گلکاریان کین - کیسے کیسے فصیح البیان اہل علم اس بزم مین آئے جنکی پاکیزہ تقریر کا طوطی بولنے لگا - کیسے کیسے سرمست عشق اس بزم مین شریک ہوکر یہان سے اٹھ گئے اور اس بزم عالم سے پردہ کر گئے مگر اس محفل کی دلچسپیان بدستور ہی رہین کچہ سمجھ مین نہین آتا کہ کیا معاملہ ہے سہ

نہین معلوم دنیا جلوہ گاہ ناز کسکی ہے
ہزارون اٹھ گئے رونق وہی باقی ہے محفل کی

پیغمبران صلے اللہ وسلم اولوالعزم اور اولیاء اللہ رحمتہم اللہ اجمعین کا تو کہنا ہی کیا کیونکہ اُن کی موت بھی وہ موت نہین جو ہماری ہے بلکہ اُن کو لطف زندگی اُس موت ہی سے حاصل ہے اور اُنکی موت کا آنا بھی ایسا ہی ہے کہ

رنج و آفت سے گئے صبر و تحمل سے گئے
چلنے والون سے بہی آگے ہین شہر سنوالے

اور اُن مقدس بزرگون کو خداوند کریم نے وہ شرف عطا فرمایا ہے کہ اس بزم عالم سے پردہ کر جانے کے بعد بھی اُن کے انوار اور برکات اس بزم کو رونق بخشتے رہتے ہین -

مگر اس مقام پر غور طلب امر یہ ہے کہ کیسے کیسے اہل کمال اس محفل مین شریک ہوئے اور اٹھ گئے لیکن اُن کے ساتھ اس بزم کی دلچسپیان نہ گئین نہ تمام عالم پر الم سن رفا نسخی ہے

کہ اس صناع حقیقی نے حضرت یوسف علیہ السلام کی صورت زیبا میں حسن و خوبی کے کیسے چار چاند لگادیئے تہے کہ حسن پرست اور پالدامن نازنینیں بیخود ہو ہو کر اپنی اپنی انگلیاں کاٹ ڈالا کرتی تہیں مگر نہیں معلوم کہ اس بزم عالم سے اوٹھ جانے کے بعد دنیا کی دلچسپیاں ان کے ساتھ کیوں نہ اوٹھ گئیں - اور کس کے حسن بیمثال کی جہلک دیکھ کر یہ شعر کہا گیا کہ - حضرت حق اشارہ

ہوتے ہیں انگلیوں کی جگہ سر یہاں قلم
بے شبہ رشک یوسف کنعان کہیں تو ہو

اور نہیں معلوم کیا دیکھ کر حضرت امیر لکہنوی نے یہ شعر کہا ہے کہ ؎

تجلی حسن یوسف کی رخ پر نور میں تہی
جو کانوں نے سنا تہا وہ آنکہوں نے دیکہا ہے

اس مقام پر وہ شعر پہر ہم کو یاد دلاتا ہے کہ ؎

نہیں معلوم دنیا جلوہ گاہ ناز کسکی ہے
ہزاروں اوٹھ گئے رونق وہی باقی ہے محفل کی

سب جانتے ہیں کہ پرانے زمانہ کے بادشاہوں کے عہد میں کیسے کیسے صناع ہوئے ہیں - اکبرآباد میں تاج بی بی کا روضہ - دہلی میں جامع مسجد اسی قسم کی بہت سی عمارتیں جو قرار یہ سلف سے ظاہر ہوتی ہیں کچھ معمولی نہیں ہیں -

ان عمارتوں کے بنانیوالے بہی اپنا کمال بزم عالم کو دکہا کر اوٹھ گئے یہاں کی دلچسپیاں نہیں رہیں - اگرچہ ایسے صناع اور کرتب والے اب زمانہ موجودہ میں نہیں ہیں اور اون کے کمالات انہیں تک محدود ہو گئے مگر پہر بہی یہ بزم عالم قدرت نے اس ڈہنگ سے آراستہ کی ہے کہ جو چیزیں اس بزم میں موجود ہیں وہی اس کی رونق کو دوبالا کر دیتی ہیں - اور ہر حالت میں کسی اور چیز کا خیال بہی نہیں آتا جاسکے وہ چیز زینت محفل رہا کیوں نہ ہو - سعدی و انوری و جامی و نظامی و عرفی و فیضی وغیرہ کیسے کیسے باکمال فصیح البیان شاعر اس بزم میں گذر رہے ہیں جنکے حسن کلام نے تمام عالم کو مسخر کر دیا - اور اس بزم عالم میں اون کی فصاحت کا طوطی بول گیا - وہ بہی اوٹھ گئے - مگر محفل کا وہی رنگ ہے - گل و بلبل - شمع و پروانہ - چکور و ماہتاب کے فسانے جو اس زمانہ میں مشہور تہے اب بہی ہیں - ہم کو بار بار یہی شعر یاد آتا ہے کہ ؎

نہیں معلوم دنیا جلوہ گاہ ناز کسکی ہے
ہزاروں اوٹھ گئے رونق وہی باقی ہے محفل کی

ایک عالم جانتا ہے کہ مجنون الیسا رمست عشق تہا کہ دن رات لیلی کی لیسند آجانیوالی صورت پر نچہاور کر چکا تہا - اور پرلے سرے انکار دنیا ور گوشہ گرفتے تہا کو اوسنے لیلی کے زلف سیاہ پر قربان کر کے پہینک دیا تہا - لیلی کے عشق میں جیسا وہ متوالا تہا اور جیسی اوس کی مجنونانہ حالت تہی کسی پر مخفی نہیں ہے اسی طرح شیرین کے عشق میں حرمان نصیب و درد شستہ فرہاد کوہکن نے جیسی جیسی مصیبت کی سل اپنے سینہ پر رکہ کر سختیاں اوٹہائی ہیں ایک زمانہ جانتا ہے - فی الواقع کوہکن کو مفارقت کے دن اور رات پہاڑ سے بہی زیادہ سے اور اوس کی آنکہیں خواب شیرین کے واسطے مدہوش ہو گئی تہیں - اور خسرو وقت کے جور و جفا سے تلخکامی کے ساتھ جان شیرین کا گنوا دینا کوہکن ہی سے پختہ کار کا کام تہا -

اور اسی طرح سیکڑوں مرتے جاتے ہیں اور مرنے والے پیدا ہوتے جاتے ہیں - بہر حال محفل دنیا کی وہی دلچسپی اور وہی چہل پہل باقی ہے - کسی سامان زینت میں کمی نہیں نظر آتی - گرمجوشی کی وہی کیفیت ہے سنگدلی بیجان ہونا کے جور و جفا جو پہلے دلدار عاشقوں کے لکہتے تہے اب بہی ہیں - ہر ان نصیب عشاق کو جو پہلے جفا و آہ و زاری سے کام تہا اب بہی ہے - کسی ڈہنگ میں اس بزم عالم کے تغیر نہیں پایا جاتا - بلکہ قدرت کی نیرنگیاں اور بہاریں روز افزوں ترقی کرتی جاتی ہیں - اور یہ ہیں جبتک خالق کائنات کو منظور ہوگا ترقی کرتی جائیگی - اب میں اوس شعر پر جس شعر سے کہ اس مضمون کی بسم اللہ ہوئی ہے اپنے مضمون کو ختم کرتا ہوں - واقعی یہ شعر یہی حالت موجودہ پر ایسا صادق آتا ہے کہ سبحان اللہ - ہاں وہ شعر یہی تو ہے کہ ؎

نہیں معلوم دنیا جلوہ گاہ ناز کسکی ہے
ہزاروں اوٹھ گئے رونق وہی باقی ہے محفل کی

الراقم محمد فضل حسین صدیقی عفی اللہ عنہ متوطن اٹاوہ
محلہ اورنگ آباد

مزیدار چٹکلے

ایک طالب علم ٹہوکر کہا کر راہ میں گر پڑا - چند مسخرو لوگ جو سامنے تہے ہنسنے لگے -

طالب علم نے یہ شعر حضرت ذوق کا پڑہکر ہنسنے والوں کو نادم کیا - اور اپنا راستہ لیا ؎

گرتے ہیں شہسوار ہی میدان جنگ میں
وہ طفل کیا گرے کہ جو گہٹنوں کے بل چلے

دوست تسلیم - کہو بازار گئے تہے ؟

دوست مزاج شریف - یہ گوشت کاہے کا ہے ؟

دوست - لڑکے بالے اچہے ہیں - یہ اب کا قیمہ بنا لینگے ؟

دوست چہوٹا ہو تو اچہا ہے ؟ پہر بکرا ہو گا آپ مجہ سے پوچہتے ہیں کہ کونسا گوشت لائے ہو -

---

جوزف - پیارے دوست ولیم وہ انڈے جیسے کی کل ہمارے ہان مرغی سے آگئی ہے۔
ولیم - اور کیا اُس سے کام لیا جاتا ہے۔
جوزف - ہان میری مان کی روز انڈے مرغی ہر اور مین اون کو کل سے لیتا ہون۔
ولیم - تو کل بھی اپنی بہن کے انڈے لاؤنگے۔
خان مان - صاحبزادہ کل مرغی کو انڈے دیتی ہو یا جوزف اور ولیم شرمندہ ہو کر ڈر سے کیطرح لپے بچے۔

مصحف ناطق

یہ قصیدہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مدح و مناقب مین مولوی سید ابو العلا سید احمد ناطق نے تصنیف کیا ہے۔ اس مین چوبیس علوم کی اصول اور جملہ صنائع و بدائع اور مشکل کو نے کے کل زمین موجود ہین تقریباً پانسو اشعار ہین جن مین سے کوئی بھرتی کا نہین ہر ایک فصیح بلیغ ہے جامع کمالات لفظی و معنوی ہے۔ یہ قصیدہ دفتر اخبار ملک و ملت حیدر آباد دکن سے بقیمت (۸) ملتا ہو۔

کوک شاستر موسوم بہ مرآۃ العیش

یہ ایک طب کی کتاب ہے جو ہزار وں مین منتخب ہے اور بالخصوص نوجوانان مائل العیش کی دستگیر دنیا تندرستی کیواسطے مجرب نسخے کوشش بلیغ سے جمع کئے ہین جن کے عوض مین اہل دنیا مال کیا جان بھی قربان کر نیکو دریغ نہ کرین گے۔ چار باب مرد اور دو عورتون سے متعلق ہین مع ۳۲ تصاویر فی جلد ایک روپیہ۔

ملنے کا پتہ

اجودھیا پرشاد - محلہ قانون گویان - مراد آباد

خضاب لاجواب دلپسند خاص و عام

اشتباہ یقین حضرات - کیا ہی ایک نادر تحفہ آپکو پیش نظر کرنے مین آیا ہے جو کہ کئی سال کے تجربہ اور کوشش بلیغ سے مرکب کیا گیا ہے - اس کے ایک دفعہ کے استعمال سے آپ صاحبان ترکیب کنندگان کی داد دینے مین ہرگز توقف نہ فرمائین گے وہ تحفہ کیا ہے (خضاب لاجواب) مانند روغن کے بار نہین لگا دیجئے - پانچ منٹ مین بالکل قدرتی سیاہ ہو کر دیکھ لیجئے - طرفہ تر یہ کہ بندرہ یوم تک پھر آئینہ دیکھنے کی حاجت نہین رہتی بال نرم و دیر تک ...ذرد رہتے ہین - اس کی قیمت بالکل قلیل رکھی گئی ہے جس سے ہر شخص فائدہ اوٹھا سکے - قیمت فی بکس ایک روپیہ (۸) محصول ذمہ خریدار پانچ بکس کے خریدار کو ایک بکس مفت دیا جائیگا ہر درخواست کی تعمیل بذریعہ ویلیو پے ایبل بھیجی جاتی ہے۔ پاس صدہا سارٹیفکیٹ اس خضاب لاجواب کے موجود ہین لیکن بوجہ عدم گنجائش چند صاحبون کے صرف نام نامی ذیل مین درج کرتے ہین آپ اپنے اطمینان کیلئے صاحبان ذیل سے تصدیق کر سکتے ہین :-

(۱) آغا حسن علی صاحب - بالیگنج - کلکتہ -

(۲) احمد شاہ صاحب " "

(۳) بابو امیر علی صاحب پرانا قلعہ راولپنڈی -

(۴) محمد حسین صاحب کورٹ ماسٹر رسالہ جیکب آباد

(۵) حکیم امام علی صاحب - کرایا بازار - کلکتہ -

المشتہر

حضرت مولانا عاشق بزدانی سید نور شاہ ہمدانی گیلانی پوسٹ آفس تاندوری - بمبئی نمبر ۸

خضاب مذکورہ بالا مندرجہ ذیل پتہ پر بھی مل سکتا ہے منشی محمد عبدالوحی آزاد - قریب دفتر پنچ بہادر - بمبئی - بھنڈی بازار نمبر ۸

اسلامی دنیا

قسطنطنیہ کے حربی مدرسہ اس سال ۵۰۴ طلبا نے فوجی پیدل کی لفٹنٹی کا ۸۰ نے فوج پیدل کی کپتانی کا اور ساٹھ نے فوجی سوارون کی لفٹنٹی کا امتحان پاس کیا جن میں ۵۰ ترکی افسر فوجی تعلیم پا رہے ہین - ان کو ضبط سنان مین جگہ دیگئی ہے - یہ خدمت نہایت رازداری کی ہوتی ہے۔

امریکہ کے کارخانہ کرمپ نے ترکی حکومت کے لئے جنگی آہن پوش تیار کرنا شروع کر دیا ہے خاص سلطانی کارخانہ مین بھی اعلیٰ درجہ کے آہن پوش عبدالقادر اور ایک تارپیڈو جہاز خدا وندگار کی تعمیر کا کام شروع ہوگیا ہے - نیز دو دخانی کشتیون کی تعمیر کا۔

قندہار کے ایک رئیس سردار محمد میران نے ایک رجمنٹ سوارن مرتب کرنے کی اجازت چاہی ہے۔

آسٹریا ہنگری سے ترکی کے لئے پانسو گھوڑے فی راس ۲۰ پونڈ قیمت پر خریدے گئے ہین۔

امیر المومنین نے حکم دیا ہے کہ قسطنطنیہ اور اوس کے مضافات مین جن لڑکیون کا کوئی ملجاء و ماوا نہو اور وہ بیکار ہون اُن کو جمع کر کے کارخانہ طرابلس (ترکی ٹوپیان) مین نوکر رکھا جائے۔

سلطان المعظم نے اوقات کی حفاظت اور مکاتب کی نگرانی کے لئے کمیشن چند وزرا کی قائم کی ہی - وہ ان مدارس کے قیام مین جن مین معمولی مدرسی تعلیم کے علاوہ زراعتی و صنعتی تعلیم خاص طور پر دی جانے کی بہت کوشش کر رہا ہے۔

جاسوسون کی رپورٹین

[illegible] ریلوے نے بحوالہ ... اور ... بڑھائین گے۔

بنگالہ کے بعض کاشتکارون نے کھیتی ہونا ترک کرکے نیل کی کاشت اختیار کر لیا ہے سوشل کا خیال غالب ہے۔

سررشتہ رسدات و باربرداری ہند کے لئے اور آٹھ افسر منظور کئے گئے وزیر ہند صاحب کی عنایت۔

کلکتہ کے چندہ یادگار مین مجموعہ سے ۵۵ ہزار آیا۔ گوالیار ۲۴ ہزار۔ فروری ۲۲۱۲ بلوچستان ۵۰۰۰ و بغداد ۱۲۰۰۰۔

فرنٹیر ستان کے مقام چندور مین تمام ہندی فوجین کی مشنری رفلون سے جلدی آراستہ کی جاوین گی۔

مہاراجہ صاحب کوچ بہار کے ولیعہد کو برٹش فوج پولٹری مین کمیشن عطا ہوا۔ پہلی مثل ہے۔

نوشہرہ مین مزید افواج کے انتظام کے لئے ایک لاکھ منظور ہوا۔ ایبٹ آباد ۷۰ ہزار۔ ڈیرہ اسمعیل خان ۳ ہزار۔

بلیہ سے غازیپور تک توسیع ریلوے منظور کی گئی ۱۳ میل ۳۰۰۰۰۰ کی منظوری آگئی ہے۔

مسٹر کرک ڈائرکٹر ہندی یورپین سلسلہ تار برقی نے ہندوستان مین صدر مقام کراچی قرار دیا۔

علاقہ برما مین ایک رسالہ ... ہونے ... ہوگا اوس کی ... مین ... کہا جاتا ہے۔

شاہ پور کے قریب ایک قصبہ حضور والا کے یادگار مین قایم کیا جاوے گا اسکا نام کرزن آباد رکھا جاویگا۔

حضور وایسرائے ماہ اپریل مین میرٹھ مین راجگان کی فوج امپیریل کیڈٹ کور کا معاینہ کرین گے۔

پونان کے پارسیون نے سر منچرجی بھونگری ممبر پارلیمنٹ کو ایڈریس پاجامین ہندی خدمت کا وعدہ کیا۔

جناب چیف کمشنر آسام کا عہدہ ۲۰ اکتوبر کو ختم ہوگا اسے پہلے رخصت پر تشریف لیجاوینگے۔

پونان کے فارسٹ سکول کا ایک انگریز لڑکا جنگلات مین گم ہوگیا اس کی خون آلودہ کھوپڑی دستیاب ہوئی ہے۔

ہندی پولو ایسوسی ایشن کا بڑا جلسہ چوگان بازی کے بڑے مقابلہ کا ۱۰ مارچ کو میرٹھ مین ہوگا۔

برٹش فوج کی میدانی خدمت کے لئے ۵۰۰۰ رنگدار عینکین گورنمنٹ ہند نے خرید کی ہین۔

فوج جاپان کی ... ہر ... مین ایک خاص قسم کا ... ہے جسے میدان جنگ مین مجروحون کے علاج کا کام لیا جاتا ہے یہ قبیل ایسی مفید پائی گئی ہے کہ ہندوستان مین اسکا تجربہ کرنے کا حکم ہے اور اس کے بعد عجب نہیں ہے کہ یہان بھی اسکا رواج کیا جاوے۔

ایک مصری امیر انگریز مسٹر رسٹ کیمبل صاحب نے شاہ عالم پناہ قیصر ہند ایڈورڈ ہفتم کو دو لاکھ پونڈ ۳۰ لاکھ روپیہ کا چک بھیجا تھا کہ کرسمس کے روز لندن کے ہسپتالون کی امداد کی جاوے صاحب موصوف بطور سیر کے ہندوستان آنا چاہتے ہین۔

امیر صاحب کابل کی جانب سے ایک سفیر شرکت جشن تاجپوشی کے لئے ولایت جاویگا۔

لیورپول مین برقی ریلگاڑی مین آگ لگ گئی سات مسافر مر گئے۔

کانپور ریلوے پر ایک میم صاحبہ ٹرین کے نیچے کٹ گئین اور دوسری زخمی ہوکر بچ گئین۔

جاپان مین مصنوعی بادلون سے بارش کرنے مین کامیابی ہوئی بجلی بھی خوب کڑکتی ہے بارش بھی خوب ہوتی ہے۔ علم کیمیا اسی کا نام ہے۔

دنیا کے تمام اخبارات مین ۶۰ فیصدی انگریزی زبان مین ہوتے ہین۔

تحصیل کہوٹہ ضلع جہلم مین ایک مسلمان عورت نے عرصہ ۲۰ سال سے کچھ کھایا پیا نہیں اور اس کی صحت بہی اچھی ہے۔

جالندھر کے عالی محلہ مین ایک کسان کے گھر آگ لگ گئی بیچارے بچے و ناگری بیل جل کر مر گئے۔

سیالکوٹ مین ایک برہمن ہندو نے اپنی سالی کو قتل کرکے چاہ مین ڈالدیا ملزم گرفتار سشن سپرد ہے۔

پیرس کے ایک مشہور قمار خانہ مانٹی کارلو نے گذشتہ سال ۲ لاکھ پونڈ کمائے جن مین ۵۰ لاکھ روپے کی خالص بچت تہی اس سے یورپ کے قماربازون کا شوق معلوم ہو سکتا ہے۔

چہاونی بلگام مین گذشتہ آبرسانی کی جدید تجویز بھی غیر ضروری سمجھی گئی لہذا ملتوی کر دی گئی۔

کابل کی موجودہ حالت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہان ہر طرح امن امان ہے۔ برفباری بھی شدت سے ہو رہی ہے۔

ہندوستانی دوائیون کا بھی ایک قرابادین عنقریب مرتب کیا جاویگا۔

جشن تاجپوشی کی شمولیت کے لئے متفرق پلٹنون سے سردار منتخب ہوئے ہین۔

ہز اکسلنسی گورنر سیلون عنقریب انگلستان کو روانہ ہونے والے ہین۔ مشرقی جدید آبادیون کی جانب سے جشن تاجپوشی مین شریک ہونگے۔

بہو ساحل مین پھر طاعون پھر چمک اٹھا۔

باٹکی پور کے انجنیرنگ سکول کے مسٹر اینڈرسن الزام غبن مین ماخوذ ہوئے ہین۔ مقدمہ جیوری ہی کریگی۔

حضور وائسرائے آغاز اپریل مین حیدرآباد تشریف لیجائینگے دکن کے دورہ کے بعد سرحد پشاور کا معائنہ کرنے جائینگے۔

ہندوستان مین چند دیسی پلٹنین اس غرض سے اضافہ کیجاوینگی کہ نو آبادی کی خدمت انجام دین۔

سلطان محمد خان میر منشی امیر مرحوم کی نسبت ایک انگریزی اخبار تعصب سے لکھتا ہے کہ وہ میر منشی نہین ہین۔ یہی اخبار یہ بھی لکھتا ہے کہ امیر صاحب کی سوانحعمری مین بہت سے کارنامے فرضی ہین (ہائے نہ ہوئے امیر صاحب)

آگرہ جیل سے ایک قیدی لمبی مدت کا بھاگ نکلا۔ اس کی گرفتاری کے لئے پچاس روپیہ کا انعام مقرر کیا گیا ہے۔

چترال سے ملاکنڈ آتے ہوئے ڈاک کے ہرکارہ پر تیمرگرہ کے قریب چند ڈاکو آپڑے ایک سپاہی کو قتل اور ایک ہرکارہ کو زخمی کر کے ڈاک لیکر اور چلتے ہوگئے۔

حضور لاٹ صاحب نے بنارس کی ناگری پرچارنی سبھا مین بجواب ایڈریس فرمایا کہ عدالتی زبان اردو ہی رہے گی۔ ہندی کو صرف اتنی قبولیت دیجاوے گی کہ اس خط کی عرضی بھی قابل سماعت ہوگی۔ بس۔

امیر حبیب اللہ خان نے جو امیر مرحوم کے کل تصنیفات ملاحظہ کی تو اس غرض سے ضبط کی ہین کہ تمام علاقہ افغانستان دورہ لگا کر افغانی رعایا کو سناتے پھرین اس کارروائی سے انگریزی اخبار جو شک پڑتے ہین وہ سکتے ہین کہ یہ کیسے گورنمنٹ کے دوست ہین۔ سوتے فتنے کو جگاتے ہین۔

مہاراجہ صاحب جین سنگھ نے وفادارانہ فیاضی کا ثبوت دیا۔ شاہ ایڈورڈ اور ملکہ الگزینڈرا کی عالیشان روغنی تصویرین بصرف ۲۵ ہزار روپیہ خرید کین اور حضور وائسرائے کو پیش کین۔ وہین التجا کہ ہندی مکان یادگار ملکہ قیصرہ متوفیہ جو کلکتہ مین بنایا جاویگا وہان ان تصاویر کو مزین کرین اس مکان کے لئے کلکتہ میدان مین جو موقعہ پسند کیا گیا وہ ناقص پایا گیا اب دوسرا موقع تجویز کیا ہے۔ جسکا معائنہ حضور وائسرائے نے فرمایا ہے۔ بنیادی مضبوطی کے لئے اس مکان کا بھی خاص امتحان کیا جاویگا۔

یہ عجیب بات ہے کہ امسال کشمیر مین ابھی تک برفباری نہین ہوئی۔

جودھپور کے سر پرتاب سنگھ ایڈر کے مہاراجہ مقرر ہوئے۔

احمد نگر مین بوئر قیدی مر گیا۔ جنازہ فوجی اعزاز کے ساتھ دفن کیا گیا۔

انڈین میڈیکل سروس کا امتحان لندن مین ماہ اپریل ہوگا۔ پاس کرنے والون کے لئے ۱۸۔ اسامیان۔

باٹکی پور مین ایک بابو شیر سب جج نے خطاب رائے بہادری کی اور کلکٹر کو ڈپٹی مجسٹریٹ بنایا ہے۔

کلکتہ و مدراس کے درمیان سلسلے تار کے قائم ہین اب چوتھا سلسلہ قائم کرینگے۔ کام کی افراط ہے۔

گورنمنٹ انڈیا نے لوکل گورنمنٹون سے تاکید کی زراعتی بنکون کی نسبت اپنی رائین جلد بھیجین

ہندوستان مین کرنسی نوٹون کے رواج کو ترقی دینے کے لئے کلکتہ مین ایک خاص کمیٹی بیٹھی ہے۔

بنگلور کا سرشتہ باربرداری جنوبی افریقہ کی خدمت کے لئے کوئی ڈیڑھ ہزار جوان بھرتی کر رہا ہے۔ یہ لوگ فوجون کے متعلق خدمتگاری کے ضروری کام کے لئے درکار ہین مثلاً بہشتی سائیس نعلبند مزدور ٹٹی وغیرہ۔ کل چودہ سو آدمی بھرتی ہونگے۔ غریب الطرف کے فراہم کئے گئے ہین۔ انہین بہت سے پنشن بھی دین یہ بطور ریزرو کی منظوری کے ہونگے۔

طاعونی شکار

تاریخ	مبتلائے طاعون	اموات طاعون	اموات کل امراض
۱۹ر جنوری	۵۸	۴۳	۱۳۶
۲۰ر "	۶۴	۴۴	۱۴۰
۲۱ر "	۵۴	۴۹	۱۴۴
۲۲ر "	۶۱	۵۲	۱۴۸
۲۳ر "	۶۲	۵۳	۱۴۸
۲۴ر "	۶۵	۵۲	۱۵۳
۲۵ر "	۶۳	۵۱	۱۵۹

مطبع حمیدیہ واقع بمبئی بھنڈی بازار مین حکیم محمد عبد الحمید فرح دہلوی مالک و ایڈیٹر کی اہتمام سے چھپکر شائع ہوا